رسالہ 01

فدک شناسی



PUBLISH BY
HASHMI RESEARCH HUB

HASHMI
RESEARCH HUB

نام رسالہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فدک شناسی

سن اشاعت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۲۰۲۵ء

ترتیب وتدوین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سید ساخر ہاشمی

پبلشر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔Hashmi research hub

Find our all Researches on telegram

"Hashmi Research hub presents"

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فدک ایک اہم اسلامی تاریخی جائیداد ہے جس کے متعلق تفصیلات درج ذیل ہیں

فدک کیا ہے؟

فدک شمالی عرب کے علاقے حجاز میں ایک سرسبز و شاداب گاؤں تھا، جو کہ خیبر کے قلعوں کے قریب واقع تھا۔ آج یہ الحائط شہر میں واقع ہے، جس کی آبادی تقریباً 14,000 افراد پر مشتمل ہے۔

.1

حصول کا طریقہ اور ملکیت: فدک کی زمین مسلمانوں نے جنگ کے ذریعے فتح نہیں کی تھی، بلکہ جب مسلمانوں نے خیبر کے قلعے فتح کیے تو یہودی خوفزدہ ہو کر صلح کے لیے آمادہ ہو گئے اور انہوں نے اپنی زمینوں کا نصف حصہ رسول اللہ (ص) کو پیش کر دیا، جس میں فدک بھی شامل تھا۔ چونکہ یہ زمین بغیر کسی جنگ کے حاصل ہوئی تھی، اس لیے یہ رسول اللہ (ص) کی ذاتی ملکیت بن گئی اور اسے "**انفال**" میں شمار کیا گیا، جو اللہ اور پیغمبر (ص) کے لیے خاص ہے۔

.2

حضرت فاطمہ (س) کو عطیہ اللہ کے حکم سے: قرآن کی آیت "اور قرابت داروں کو ان کا حق دو" (سورہ بنی اسرائیل 26) کے نزول کے بعد، رسول اللہ (ص) نے فدک کی زمین اپنی بیٹی حضرت فاطمہ (س)

کو بطور عطیہ دی تھی۔ یہ حضرت فاطمہ (س) کا قرابت کی بنا پر حق تھا۔ حضرت فاطمہ (س) کے ایجنٹ وہاں کام کرتے تھے اور آمدنی انہیں بھیجتے تھے، جس میں سے وہ ایجنٹوں کی تنخواہ ادا کرتیں اور باقی غریبوں میں تقسیم کر دیتی تھیں۔

.3

اہمیت اور آمدنی: فدک صرف کھجور کے چند درختوں والا چھوٹا ٹکڑا نہیں تھا، بلکہ ایک بہت بڑی اور زرخیز ریاست تھی جس کی سالانہ آمدنی لاکھوں دینار یا چوبیس ہزار سے ستر ہزار دینار تک تھی۔ یہ ایک اہم علاقہ تھا جو مولا علی (ع) اور سیدہ فاطمہ (س) کے کنٹرول میں تھا اور اس کی آمدنی غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم کی جاتی تھی۔

.4

حدود: امام موسیٰ کاظم (ع) سے مروی ایک حدیث کے مطابق، فدک کی حدود کوہ احد، مصر کا عریش (جنگلی پودوں سے ڈھکا علاقہ)، سمندر کا ساحل اور دومۃ الجندل ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ فدک ایک وسیع علاقے پر پھیلا ہوا تھا۔

.5

تاریخی اہمیت: فدک کی اہمیت اسلامی تاریخ میں اس تنازعے کی وجہ سے بہت زیادہ ہے جو رسول اللہ (ص) کی وفات کے بعد حضرت فاطمہ (س) اور ابو بکر کے درمیان اس کی ملکیت پر ہوا۔ ابو بکر نے فدک کو حضرت فاطمہ (س) سے یہ دعویٰ کرتے ہوئے ضبط کر لیا کہ انبیاء اپنے بچوں کے لیے وراثت نہیں چھوڑتے، اور جو کچھ وہ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ حضرت فاطمہ (س) نے اس دلیل کو قرآن کے خلاف قرار دیا اور امام علی (ع) اور ام ایمن کو گواہ پیش کیا کہ رسول اللہ (ص)

نے فدک انہیں اپنی وفات سے پہلے ہی عطیہ کر دیا تھا۔ ابو بکر نے اسے تسلیم کیا اور ایک تحریر لکھی کہ کوئی اس پر تجاوز نہ کرے، لیکن جب حضرت فاطمہ (س) وہاں سے نکلیں تو عمر بن خطاب نے وہ تحریر لے کر پھاڑ دی۔ ابو بکر نے عمر کو نہ ہی روکا اور نہ مذمت کی اور نہ ہی بعد میں دوبارہ لکھ کر دیا، اس واقعہ کے خلاف حضرت فاطمہ (س) نے مسجد میں 'خطبہ فدکیہ' دیا، جس میں انہوں نے اس ناانصافی پر شکایت کی۔ یہ واقعہ اسلامی تاریخ کی اہم ترین گتھیوں کو سمجھنے میں ایک کھڑکی کا کام کرتا ہے۔

References

-

قرآن کریم 1726

-

وسائل الشیعہ، جلد 9، باب 11، فصل 1، حدیث 12629

•

الأمالی از شیخ محمد بن محمد مفید، کتاب 5، باب 8، حدیث 8

غصب فدک کے نقصانات و اثرات (فوری اور طویل مدتی)

فدک کا غصب محض ایک زمین کے ٹکڑے کا چھیننا نہیں تھا بلکہ اس کے گہرے اور وسیع تر اثرات مرتب ہوئے:

الف) اہل بیت علیہم السلام کی مالی محرومی: فدک کی آمدنی اہل بیتؑ کے لیے مالی خود مختاری کا ذریعہ تھی۔ اس کے غصب سے اہل بیتؑ کی مالی قوت کو شدید نقصان پہنچا، جس کے نتیجے میں وہ اپنے شیعوں

اور معاشرے کے غریب و محتاج افراد کی مدد کرنے اور دین کی ترویج کے لیے مالی وسائل فراہم کرنے سے قاصر ہو گئے۔ یہ ایک حکمت عملی تھی تاکہ انہیں مالی طور پر کمزور کیا جائے اور ان کی طرف رجوع کرنے والوں کو روکا جائے۔

(ب) **سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے حقوق کی پامالی اور دل آزاری**:***

یہ نبی اکرم ﷺ کی اکلوتی بیٹی کے ساتھ سراسر ناانصافی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: "فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جس نے اسے اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی" (مسند احمد، صحیح بخاری)۔ فدک چھین کر انہیں شدید ذہنی اور قلبی اذیت پہنچائی گئی جو ان کی شہادت کا ایک اہم سبب بنی۔ آپؑ اس واقعے کے بعد تادم مرگ خلیفہ سے ناراض رہیں۔

ج) اہل بیت علیہم السلام کی سیاسی پوزیشن کا کمزور ہونا:
فدک کا غصب اہل بیتؑ کو سیاسی اقتدار سے دور رکھنے اور ان کے اثر و رسوخ کو کم کرنے کی ایک کوشش تھی۔ مالی استحکام ہمیشہ سیاسی قوت کو مضبوط کرتا ہے اور اس کے برعکس مالی محرومی سیاسی قوت کو کمزور کرتی ہے۔ فدک کی آمدنی اگر اہل بیتؑ کے پاس رہتی تو وہ ایک مضبوط سیاسی قوت کے طور پر ابھر سکتے تھے۔

د) امت مسلمہ میں تفرقہ و اختلاف کا بیج بونا: فدک کا مسئلہ خلافت کے بعد اہل سنت اور اہل تشیع کے درمیان ایک بنیادی اور دیرینہ اختلاف کی بنیاد بن گیا۔ یہ واقعہ امامت اور خلافت کے تنازع کو مزید گہرا کر گیا اور اس نے شیعہ نقطہ نظر کو مزید مضبوط کیا کہ اہل بیتؑ کے حقوق کو پامال کیا گیا۔

ہ) ایک غلط مثال قائم ہونا: فدک کے غصب نے آئندہ ادوار میں اہل بیتؑ پر ہونے والے دیگر مظالم اور ان کے حقوق کی پامالی کے لیے ایک بری مثال قائم کر دی۔ بعد کے حکمرانوں نے بھی اسی طرز عمل کو اپنایا اور اہل بیتؑ کے پیروکاروں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے گئے۔

(و) سنت نبوی کی مخالفت اور قرآنی تعلیمات سے روگردانی: ایک طرف قرآن انبیاء کی وراثت کا ذکر کرتا ہے اور دوسری طرف نبی کے ہبہ کو رد کیا گیا، جس نے شریعت کے بعض پہلوؤں کی من مانی تعبیر کا راستہ کھولا۔ --

اگر فدک غصب نہ ہوتا تو کیا ہوتا؟ (امکانات) اگر فدک غصب

نہ ہوتا تو اس کے مثبت اور دور رس اثرات مرتب ہو سکتے تھے جو امت مسلمہ کی تاریخ کا رخ بدل سکتے تھے:

الف) اہل بیت علیہم السلام کا مالی استحکام اور دینی خدمات:
فدک کی آمدنی سے اہل بیتؑ نہ صرف اپنی ضروریات پوری کرتے بلکہ اسلامی تعلیمات کی ترویج، غریبوں، یتیموں اور مسکینوں کی کفالت کے لیے ایک مستحکم مالی بنیاد رکھتے۔ اس سے دین اسلام کی صحیح تعلیمات کو پھیلانے اور لوگوں کی اخلاقی و روحانی تربیت میں ان کا کردار مزید نمایاں ہوتا۔

ب) اہل بیت علیہم السلام کے مقام و مرتبے کی توثیق: فدک کی ملکیت کی بقاء اہل بیتؑ کے خاص مقام و مرتبے اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ان کے گہرے تعلق کی عوامی توثیق ہوتی۔ یہ اس بات کا عملی

ثبوت ہوتا کہ امت نبی اکرم ﷺ کی آل کی عزت و احترام کرتی ہے، اور ان کے حقوق کو تسلیم کرتی ہے۔

ج) امت مسلمہ میں اتحاد و یکجہتی: فدک کا مسئلہ چونکہ ابتدائی دور میں ہی ایک بڑا تنازع بن گیا تھا، اگر اسے حل کر دیا جاتا اور سیدہ فاطمہ ؑ کے حق کو تسلیم کر لیا جاتا، تو امت مسلمہ میں ایک بڑے فتنہ اور تفرقے سے بچا جا سکتا تھا۔ شاید شیعہ سنی تقسیم اس طرح گہری نہ ہوتی اور امت کے درمیان یکجہتی اور بھائی چارہ زیادہ مضبوط ہوتا۔

د) حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی قلبی تسکین اور لمبی حیات: اگر ان کے حقوق کو تسلیم کیا جاتا تو انہیں شدید ذہنی و قلبی اذیت نہ پہنچتی، جس کا نتیجہ ان کی جلد وفات کی صورت میں سامنے آیا۔ شاید آپ ؑ کی زندگی لمبی ہوتی اور امت آپ ؑ کے علم و

بصیرت سے مزید فیض حاصل کرتی۔

ہ) اسلامی اصولوں کا تحفظ: ہبہ اور وراثت سے متعلق قرآنی اور نبوی اصولوں کا تحفظ ہوتا۔ اسلامی نظام عدل و انصاف کی مثال قائم ہوتی جہاں حاکم وقت کے بجائے حق اور قانون کی بالادستی ہوتی۔

و) ایک مختلف تاریخی منظرنامہ: مالی اور سیاسی طور پر مضبوط اہل بیتؑ کے ساتھ تاریخ کا سفر بالکل مختلف ہو سکتا تھا۔ ممکن تھا کہ امامت اور خلافت کا مسئلہ زیادہ پرامن اور متفقہ انداز میں حل ہوتا، اور امت کی رہنمائی اہل بیتؑ کے سپرد ہوتی، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم میں اعلان فرمایا تھا۔ اس صورت میں امت شرک اور بدعت سے زیادہ محفوظ رہتی۔

ماخذ و حوالہ جات: ***قرآن کریم:** سورہ بنی اسرائیل (17:26)، سورہ نمل (27:16)، سورہ مریم (19:6)۔ *
احادیث و سیرت کی کتب (شیعہ): ***الکافی، شیخ کلینی، جلد 1:** کتاب الحجہ، باب مولد النبی و وفاتہ، حدیث فدک۔ *
بحار الانوار، علامہ مجلسی، جلد 29: کتاب الفتن والمحن۔ *
نہج البلاغہ: خطبہ فدکیہ (اس کی اسناد مختلف کتب میں موجود ہیں جیسے الاحتجاج از طبرسی)۔ ***فدک فی التاریخ، سید محمد باقر الصدر:** فدک کے حوالے سے ایک تفصیلی اور تحقیقی کتاب۔ *
الغدیر، علامہ امینی، جلد 7: فدک کے واقعہ اور اس کے اثرات پر بحث۔ ***احادیث و سیرت کی کتب (اہل سنت):** ***صحیح بخاری، جلد 5، کتاب المغازی، باب غزوہ خیبر، حدیث 4240:** حضرت فاطمہؑ کی ناراضگی۔ ***صحیح مسلم، جلد 3، کتاب الجهاد والسیر، باب قول النبی "لا نورث"، حدیث 1759:** حضرت فاطمہؑ کی

ناراضگی۔ **مسند احمد بن حنبل، جلد 4، صفحہ 5، جلد 6، صفحہ 282: **"فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔" **تاریخ الطبری، ابن جریر الطبری، جلد 3: **فدک کا واقعہ۔ **الامامة والسیاسة، ابن قتیبہ دینوری، جلد 1

مولا علی (ع) نے اپنی خلافت کے دوران فدک کو کئی وجوہات کی بنا پر واپس نہیں لیا، جن کی تفصیلات درج ذیل ہیں

فدک واپس نہ لینے کی وجوہات

سیدہ فاطمہ زہرا (ع) کا موقف سیدہ فاطمہ زہرا (ع) نے خود ابو بکر سے فرمایا تھا کہ "اسے (فدک کو) عطیہ سمجھ کر رکھو... تم اسے اپنے یوم

حساب پر پاؤ گے"۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سیدہ (ع) نے اس معاملے کو ظالموں کے گلے کا ہار بنا دیا تھا اور ان کے حق کو اللہ کے حوالے کر دیا تھا۔ حق دار کے اس اقدام کی وجہ سے مولا علی (ع) نے اس معاملے کو دوبارہ نہیں چھیڑا۔

ذاتی مفادات کے الزامات سے بچنا

- اگر امام علی (ع) فدک کو اپنی یا سیدہ زہرا (ع) کی جائیداد کے طور پر واپس لیتے تو انہیں انہی الزامات کا سامنا کرنا پڑتا جو عثمان پر سرکاری املاک کو ذاتی مفاد کے لیے استعمال کرنے کے لگائے گئے تھے۔ متن میں یہ صراحت کی گئی ہے کہ اگر امام علی (ع) فدک کو، جو پچیس سال سے سرکاری املاک میں شامل تھا، واپس لے کر اپنے بچوں کو دیتے تو

منافقین کہتے کہ وہ عثمان کی طرح کر رہے ہیں۔

- امام علی (ع) نے بطور سربراہ ریاست اپنے یا اپنے خاندان کے فائدے کے لیے اپنے اختیار کا استعمال نہیں کیا، اور اس بات پر زور دیا کہ فدک کی آمدنی غریبوں اور ضرورت مندوں پر خرچ کی جائے، چاہے وہ ان کی اولاد کی ملکیت میں ہو یا ریاست کی ملکیت میں۔

3.

اہلبیت (ع) کا اصولی مؤقف

- اہلبیت (ع) کا یہ اصول ہے کہ جب وہ حکمران بنتے ہیں تو ان لوگوں سے اپنے حقوق واپس نہیں لیتے جنہوں نے انہیں غصب کیا ہوتا ہے، بلکہ وہ لوگوں کے حقوق واپس لے کر انہیں لوٹاتے ہیں مگر اپنے حقوق کے لیے ایسا نہیں کرتے۔

- امام موسیٰ کاظم (ع) سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا "ہم اہلبیت ہیں، لوگوں کا حق لیتے ہیں اور انہیں دیتے ہیں، اور اپنا حق نہیں لیتے اور اسے اللہ (عزوجل) کے عدل کے سپرد کرتے ہیں۔"

سیدہ فاطمہ (ع) کی وفات اور جذباتی پہلو امام علی (ع) سیدہ فاطمہ (ع) کی وفات پر شدید غمزدہ تھے اور ان ناخوشگوار واقعات کو دوبارہ تازہ نہیں کرنا چاہتے تھے جو فدک کی ضبطی کے گرد پیش آئے تھے۔ چونکہ اصلی دعویدار (سیدہ فاطمہ ع) اس دنیا سے رخصت ہو چکی تھیں، اس لیے علی (ع) نے اس معاملے پر مزید توجہ نہیں دی۔

سیاسی چیلنجز اور مخالفت

- امام علی (ع) کو اپنی خلافت کے دوران بے شمار چیلنجز کا سامنا تھا،

جن میں مسلسل ہراساں کیا جانا، بغاوتیں اور جنگیں شامل تھیں، جیسے جنگ جمل جو معاویہ اور دیگر نے بھڑکائی۔ ان مصروفیات کی وجہ سے انہیں ذاتی معاملات، بشمول فدک کے معاملے پر توجہ دینے کا وقت نہیں ملا۔

- فدک کو واپس لینے کی کوئی بھی کوشش ان کے مخالفین، خاص طور پر معاویہ اور اس کے پیروکاروں کی طرف سے شدید مخالفت کا باعث بنتی۔ اس کے علاوہ، لوگ پچھلے خلفاء کے طریقوں کے عادی ہو چکے تھے اور کسی بھی تبدیلی کو آسانی سے قبول نہیں کرتے، جس سے مزید شورش کا خطرہ تھا۔

ظالم اور مظلوم دونوں کا انتقال ایک روایت کے مطابق، امام علی (ع) سے پوچھا گیا کہ آپ فدک واپس کیوں نہیں لیتے؟ تو انہوں نے جواب

دیا" ظالم اور مظلوم دونوں اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مظلوم کو اس کا اجر اور ظالم کو اس کی سزا دے دی ہے، لہٰذا میں اسے واپس نہیں لینا چاہتا۔"

حضور اکرم (ص) سے عہد اور وسیع تر مفادات امام علی (ع) نے ایک موقع پر فرمایا کہ پیغمبر اکرم (ص) کے ساتھ ان کا ایک عہد تھا جس کے نتیجے میں انہیں اللہ کی مرضی کے آگے سر تسلیم خم کرنا پڑا، چاہے انہیں ناک سے بھی گھسیٹا جائے۔ یہ ایک وسیع تر حکمت عملی کا حصہ تھا جس کا مقصد اسلام کو تباہی اور انتشار سے بچانا تھا۔ اس کے علاوہ، امام علی (ع) عام مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ پر توجہ مرکوز کر رہے تھے نہ کہ اپنے یا اپنے خاندان کے چھینے گئے حقوق پر۔

آخری امام کا انتظار وہ جانتے تھے کہ حقیقی دعویدار، سیدہ فاطمہ (ع)،

اس دنیا سے رخصت ہو چکی ہیں، اور وہ آخری الٰہی رہنمائی پانے والے امام کے آنے کا انتظار کر رہے تھے جو تمام حقوق کو ان کے اصل حقداروں کو لوٹائیں گے۔

ان تمام وجوہات کی بنا پر، مولا علی (ع) نے اپنی خلافت کے دوران فدک کو واپس نہیں لیا، بلکہ اسے اللہ کے عدل کے سپرد کر دیا اور اپنے اختیارات کو مسلمانوں کے عمومی مفاد کے لیے استعمال کیا۔

حوالہ جات

- Maʿānī al-ʾAkhbār by Shaykh Muḥammad b. ʿAlī al-Ṣaduq, Book 1, Chapter 212, Ḥadīth #2
-

Al-Amālī by Shaykh Muḥammad b. Muḥammad al-Mufīd, Book 26, Chapter 2, Ḥadīth #2

مولا علی (ع) کی حکمرانی کے بعد فدک کے ساتھ جو کچھ ہوا اس کی تفصیلات مختلف ادوار میں درج ذیل ہیں

مولا علی (ع) کی خلافت کے بعد فدک کا معاملہ

.1

امام علی (ع) کی حکمرانی میں: جب امام علی (ع) خلیفہ بنے، توانہوں نے فدک کا انتظام عباس سے سنبھال لیا۔ اگرچہ امام علی (ع) نے اسے ذاتی جائیداد کے طور پر واپس نہیں لیا (جیسا کہ سابقہ جواب میں تفصیل دی گئی ہے)، انہوں نے اسے اپنی اولاد، یعنی امام حسن (ع) اور امام حسین (ع) کی ملکیت کے طور پر رکھا اور ان کے بعد ان کی نسلوں میں یہ وراثت میں منتقل ہوتا رہا، جن میں علی ابن حسین، حسن ابن حسن، اور زید ابن حسن شامل تھے، اور ان میں سے ہر ایک نے باری باری اس کا انتظام کیا۔

.2

عثمان بن عفان کا دور: ابو بکر اور عمر کے دور کے بعد، عثمان بن عفان نے سنہ 34 ہجری میں فدک مروان بن حکم کو عطیہ کر دیا، جو عثمان کے خلاف بغاوت کی ایک وجہ بنی۔ یہ عمل امام علی (ع) کی خلافت

سے پہلے ہوا تھا، لیکن اس کے اثرات بعد کے ادوار میں بھی جاری رہے۔

3. **معاویہ کا دور**: معاویہ کے دور میں، فدک کی ملکیت مروان، عمرو بن عثمان اور یزید بن معاویہ کے درمیان مشترکہ تھی۔

4. **مروان کی حکمرانی:** اور اس کے بعد جب مروان خود حکمران بنا، تو اس نے فدک پر اکیلے قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد یہ اس کے بیٹے عبدالعزیز کو وراثت میں ملا۔

5.

عمر بن عبد العزیز کا دور: عبد العزیز کے بیٹے عمر بن عبد العزیز نے فدک کو حضرت فاطمہ (س) کی پوتیوں کو واپس کر دیا اور اسے خیرات کے طور پر بحال کیا۔

.6

عمر بن عبد العزیز کے بعد: عمر بن عبد العزیز کی وفات کے بعد، یزید بن عبد الملک نے (جو عمر بن عبد العزیز کے بعد آنے والا اموی حکمران تھا) فدک کو دوبارہ حضرت فاطمہ (س) کی نسل سے چھین لیا۔ فدک بنو امیہ کے قبضے میں رہا یہاں تک کہ بنو عباس کی حکمرانی آئی۔

خلاصہ یہ کہ، مولا علی (ع) کی خلافت کے بعد بھی فدک مختلف حکمرانوں اور خاندانوں کے درمیان منتقل ہوتا رہا، خاص طور پر اموی حکمرانوں نے اسے یا تو ذاتی ملکیت بنا لیا یا اپنے رشتہ داروں کو عطیہ کر

دیا، سوائے عمر بن عبد العزیز کے دور کے جب اسے اہل بیت (ع) کو واپس کیا گیا۔